Karishma-83
Assignment # 2

کرشمہ - ۳۸

حضورؐ بحیثیت پیغمبر امن:

تعارف:

اگر ہم تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو یہی ملتا ہے کہ حکمرانوں نے ظلم جبر اور زبردستی سے کام لیکر قوموں پر قبضہ کیا ہے لیکن حضورؐ نے صبر، عفو و درگزر اور امن سے کام لیکر لوگوں کو اپنی طرف کھینچا ہے۔ حضورؐ نے ہجرت حبشہ، شعب ابی طالب، سفر طائف، بیعت عقبہ اور ہجرت مدینہ کے وقت صبر اور سلامتی سے کام لیا اور کبھی جنگ میں پہل نہیں کیا آپؐ کے تمام غزوات اور سرایے دفاعی مقصد کیلئے لڑے گئے ہیں اور نقصان کم سے کم اٹھایا اور دیا گیا ہے۔

۱) نبوت سے پہلے:

حجر اسود: امین اور صادق کا خطاب:

نبوت سے پہلے مکہ کے لوگ آپؐ کے اعلیٰ اخلاق سے متاثر تھے اور آپؐ کو امین اور صادق کے

لقب سے پکارتے تھے۔ آپ نے ہمیشہ سچ بولا ہے اور دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی تلقین کی ہے۔ آپ ہر کام خود کرتے اور بعد میں دوسروں کو اسکی تلقین کرتے۔ جب حجرِ اسود کے موقع پر مسجد سے پہلے نکلتا شخص حضرت محمدؐ تھا تو سارے لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا اور انکا فیصلہ ماننے کیلئے تیار ہو گئے۔ آپ نے نہایت اچھے انداز سے فرقوں کے درمیان صلح کرائی اور اسطرح ایک جنگ کو روک کر امن کے داعی ہونے کا ثبوت دیا۔

حلف الفضول: مظلوموں کے حقوق:

حلف الفضول وہ معاہدہ تھا جو فجار جنگوں کے نتیجے کی وجہ سے طے پایا۔ اس میں آئندہ جنگ نہ کرنے اور امن و سلامتی کی بات کی گئی تھی۔ حضورؐ نے اس میں حصہ لیا اور اسے سب سے اچھا معاہدہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی مجھے اسکے بدلے سرخ اونٹ بھی دیتا تو بھی مجھے قبول نہ ہوتا۔ حضورؐ نبی ہونے سے پہلے بھی ہمیشہ کمزوروں اور مظلوموں کی آواز بنے اور انکو انصاف دینے کے قائل تھے۔

11) نبوت کے بعد

مکہ میں:

ظلم و ستم پر صبر:

حضورؐ جس راستے سے جاتے تھے

وہاں پر ایک بوڑھی عورت ہر دن آپ پر کوڑا پھینکتی تھی ~~جب ایک دن~~ آپ بدلے میں کچھ نہیں کہتے اور چپ چاپ وہاں سے چلے جاتے۔ ایک دن جب اس عورت نے کوڑا نہیں پھینکا تو آپ نے اسکا حال جاننے کیلئے اسکے گھر تشریف لے گئے اور پتہ چلا کہ وہ بیمار تھی۔ آپ نے اسکی عیادت کی اسکی مدد کی (گھر کے چھوٹے موٹے کام کیئے) جس سے وہ عورت متاثر ہوگئی اور آپ پر ایمان لے آئی۔

ہجرتِ حبشہ: جنگ سے دوری:

حضور کے نبوت ملنے کے بعد جن ~~لوگوں~~ جو لوگوں نے آپ پر ایمان لے آئیں کفارِ مکہ نے انکی زندگی اجیرن کر دی تاکہ وہ مایوس ہو کر واپس مشرک ہو جائے۔ اگر حضور چاہتے تو انکے خلاف جنگ کرتے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا اور مسلمانوں کو امن کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

سفرِ طائف: اللہ سے انکی بخشش:

حضور نے اسلام کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کیلئے بہت ساری تکلیف برداشت کیں۔ ~~جب~~ آپ طائف گئے دس دن قیام کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا لیکن انھوں نے آپ کو وہاں سے نکالا اور گندے بچوں کو آپ کے پیچھے چھوڑا جنہوں نے آپ پر پتھر مار مار کر آپ

کو زخمی کر دیا۔ اللہ نے حضرت جبرائیل "کے ساتھ پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہو جس نے آپ سے اس شہر کو تباہ کرنے کی گزارش کی تو آپ نے ایسا کرنے سے روکا اور اللہ سے انکی بخشش کی دعا کی۔ حضور سے کسی صحابہ نے مدینہ میں پوچھا کہ آپ کیلئے سب سے مشکل وقت کونسا تھا تو آپ نے فرمایا سفر طائف" لیکن پھر بھی آپ نے سب کچھ برداشت کر لیا اور ان سے بدلہ اور انتقام تو دور بلکہ انکے لئے دعا کی۔

۱۲) نبوت کے بعد مدینہ میں:

میثاق مدینہ:

ہجرت کرنے کے بعد
مسلمانوں کی تعداد مدینہ میں کافی زیادہ تھی وہاں پر دوسرے قبائل اور مذاہب کے لوگ بھی آباد تھے۔ آپ نے کسی کو زبردستی اسلام میں داخل نہیں کیا بلکہ اعلیٰ اخلاق اور امن و سلامتی کے ذریعے دوسرے مذاہب کے لوگ بھی متاثر ہونے لگے۔ حضور نے میثاقِ مدینہ کے شکل میں مدینہ کے تمام قبائل چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہو اکٹھا کیا اور سب کو ایک دوسرے کے ساتھ امن و امان کے ساتھ رہنے کی تلقین کی۔

صلح حدیبیہ:

حضور صحابہ کرام کو لیکر مدینہ سے مکہ کی طرف عمرہ کے ارادے سے نکلے تو راستے میں انکو کفار کے ایک قافلے نے روکا حضور چاہتے تو جنگ کا اعلان کرتے لیکن آپ نے حضرت عثمانؓ کو مکہ کی طرف روانہ کیا تاکہ وہ انکو خبر دیں کہ ہم لڑنے نہیں بلکہ عمرہ کی نیت سے آرہے ہیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ وہ سارے مسلمان حدیبیہ کے مقام پر ٹھہر گئے کیونکہ کفار وہاں لڑائی کو برا سمجھتے تھے۔

فتح مکہ:

جب حضورﷺ نے فتح مکہ کے وقت ~~کیا تو داخل ہوتے ہوئے~~ کفار سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ جس پر کفار نے یقین کے ساتھ کہا کہ آپ رحمت العالمین ہے ہمیں آپ سے رحمت کی ہی امید ہے۔ حضورﷺ نے سارے لوگوں کو معاف کیا یہاں تک کہ اس عورت کو بھی جس نے آپ کے چچا حمزہؓ کو قتل کیا تھا۔ اسطرح بغیر تلوار اٹھائے اور خون بہائے آپ نے جنگ جیت لی۔

اسلئے تو حضورﷺ فرماتے تھے۔

"اللہ نے نرمی سے کام کرنے میں جو بھلائی رکھی ہے وہ سختی میں نہیں۔"

خلاصہ کلام:

حضورؐ کی سیرت امن و سلامتی کا درس دیتی ہے آپؐ نے نبوت سے پہلے جھگڑوں کو خوش اسلوبی سے ختم کر کے امن قائم کر لیا نبوت کے بعد کفار مکہ کے ظلم و ستم برداشت کیے انکو بد دعا نہ دی اور اللہ کے عذاب سے انکو بچایا۔ مدینہ میں آپؐ نے قوانین قائم کر کے اور معاہدوں کا سہارا لے کر امن قائم کر لیا۔ حضورؐ کی پوری زندگی سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپؐ نے کبھی بھی جنگ میں پہل کی ہو آپؐ کی زندگی میں ۱۵۶ جنگیں ہوئے جو سارے کے سارے دفاعی مقاصد کیلئے لڑی گئی اور اس میں نقصان کم سے کم اور جانیں بھی کم ہی گنوائے گئے۔ حضورؐ پیغمبر امن تھے اور آنے والے نسلوں کیلئے بھی آپؐ کی زندگی ایک بہترین نمونہ ہے۔